رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

الفضل

روزنامہ

قادیان

اخبار:- ایڈیٹر غلام نبی

یوم شنبہ

قیمت تین پیسے

جلد ۲۹ | ۸- ماہ نبوت ۱۳۲۰ ہش | ۱۷- ماہ شوال ۱۳۶۰ ھ | ۸- ماہ نومبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۵۴

مدینۃ المسیح

قادیان- ۶ ماہ نبوت ۱۳۲۰ ہش- سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج پانچ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے- کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے- احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا جاری رکھیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی بعارضہ بخار سر درد- نزلہ اور کھانسی بیمار ہیں- دعائے صحت کی جائے

حافظ مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کے ہاں گزشتہ رات لڑکا تولد ہوا یہ حافظ صاحب موصوف کا پہلا لڑکا ہے- اللہ تعالیٰ مبارک کرے ؛

مولوی عبد الغفور صاحب جالندہری مبلغ جاپان نے آج بصدارت اخوند عبد القادر صاحب ایم- اے مسجد نور

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هُوَ النَّاصِرُ

مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰهِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

اس دفعہ تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے میں دوستوں نے بہت اخلاص سے کام لیا ہے- اور گزشتہ سال کی نسبت اس سال کی وصولی ابتدائی ایام میں زیادہ رہی ہے- مگر اکتوبر سے اس میں کمی آگئی ہے- اور جو زیادتی وصولی ہوئی تھی- اس کی نسبت میں فرق پڑ گیا ہے- اب ایک ماہ سال ہفتم کی تحریک پر سال گزرنے میں رہ گیا ہے- اور ان دوستوں کا فرض ہے کہ جو اب تک اپنا وعدہ ادا نہیں کر سکے- کہ وہ خاص زور لگا کر اس کمی کو پھر زیادتی میں بدل دیں میں تحریک جدید کے مجاہدوں سے امید کرتا ہوں- کہ وہ توجہ کر کے جلد سے جلد اپنے وعدوں کو پورا کر دیں گے ؛

ان دوستوں نے جو اپنے وعدے ادا کر چکے ہیں- اپنا فرض ادا کر دیا اب ان کی باری ہے- جو اب تک ادا نہیں کر سکے- اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ بھی اخلاص میں دوسروں سے کم نہیں ہیں- اور امید کرتا ہوں- کہ وہ اپنے عمل سے میرے اس ظن کو پورا کر دیں گے- انشاء اللہ ؛

پس اے دوستو! ہمت کرو- اور اپنے آگے بڑھنے والے بھائیوں کے ساتھ مل جاؤ- خدا تعالیٰ آپ لوگوں کی مدد کرے- آمین

خاکسار:- مرزا محمود احمد

روزنامہ الفضل قادیان ۱۷- شوال ۱۳۶۰ ھ

حضرت باوا نانک رح کو اصل شان میں پیش کرنا چاہیئے

خدا تعالیٰ کے مامور و مرسل جہاں مخلوق خدا کو صراط مستقیم دکھانے اور محبوب الٰہی بنانے کے لئے آتے ہیں- وہاں اپنے سے پہلے خدا کے پیاروں کی اصل شان سے بھی دنیا کو آگاہ کرتے ہیں- اور ان کے خلاف جو باتیں رواج پا چکی ہوتی ہیں- ان کو رد کر کے حقیقی اور اصلی رنگ میں پیش کرتے ہیں-

اسی اصل کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ایک طرف تو گزشتہ انبیاء کرام کے خلاف ان ناپاک الزامات کی نہایت مدلل طور پر تردید فرمائی- جو نہ صرف مخالفین بلکہ نادان دوست بھی ان پر لگاتے تھے- اور دوسری طرف ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر کے ارشاد الٰہی کے ماتحت یہ بیان فرمایا- کہ ہندو ازم بدھ ازم- زرتشت وغیرہ مذاہب کے بانی بھی خدا کے مامور تھے- نیز آپ نے حضرت باوا نانک رح کے متعلق ثابت فرمایا کہ آپ اسلام کے معتقد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے شیدائی اور خدا تعالیٰ کے ولی اور پیارے تھے- اور اس کے لئے سکھوں کی مقدس کتب کے ناقابل انکار حوالے اور تاریخی واقعات پیش فرمائے ؛

اگرچہ بعض مسلمان کہلانے والوں نے اس بات کی بھی مخالفت کی- اور احرار کہلانے والوں کی قسمت میں تو اب تک یہ بدقسمتی لکھی ہے کہ سکھوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال دلانے کے لئے کہتے پھرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے گرو نانک دیو جی کو مسلمان قرار دیا ہے

مگر عام طور پر مسلمان اس حقیقت کے قائل ہو رہے ہیں- کہ باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ مسلمان اور خدا تعالیٰ کے عارف انسانوں میں سے تھے اور تعلیم یافتہ سکھ صاحبان بھی اس بات پر برا نہیں مناتے- بلکہ مسلمانوں کے اس خیال کو قابل تعریف سمجھتے ہیں- ان حالات میں جہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت باوا نانک رح کے متعلق جو حقیقت بیان فرمائی- اس کا عام طور پر اعتراف کیا جا رہا ہے- وہاں یہ بات قابل افسوس بھی ہے- کہ بعض مسلمان محض سکھوں کو خوش کرنے کے لئے حضرت باوا صاحب کے متعلق اس قسم کے الفاظ استعمال کرنے لگ جاتے ہیں جو حقیقت پر مبنی نہیں ہوتے- اور جن میں صریحاً غلو پایا جاتا ہے- ذیل میں اس کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:- سکھ معاصر "شیر پنجاب" نے حضرت باوا نانک رح کے یوم ولادت پر اپنا جو خاص پرچہ (۳ نومبر) شائع کیا ہے- اس میں بعض مسلمانوں کے بھی مضامین چھپے ہیں- ان میں سے ایک مضمون ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے (۱) "ہندوستان میں کون نہیں جانتا- کہ بابا نانک جی بانیان مذاہب میں ایک بہت اونچا درجہ رکھتے ہیں" حالانکہ اسلامی تعلیم کے رو سے مذاہب کے بانی انبیاء ہوا کرتے ہیں مگر حضرت باوا نانک رح نبی نہ تھے- نہ انہوں نے اس قسم کا کوئی دعوےٰ کیا- اور نہ کوئی ضابطہ عمل یعنی قانون شریعت پیش کیا- (۲) ایک اور صاحب نے لکھا ہے "ان کے پیغمبروں میں گورو نانک صاحب کا رتبہ نہایت بلند ہے" ان الفاظ میں بھی باوا نانک جی کو

خدام الاحمدیہ کا یوم تحریک جدید

۹ ماہ نبوت کو خدام الاحمدیہ کا یوم تحریک جدید ہے۔ اس دن آپ اپنے مقامات پر جلسے منعقد کریں۔ جن میں جماعت کے تمام احباب شامل ہوں۔ اور ان جلسوں میں مطالبات تحریک جدید دہرائے جائیں ؎

بڑی عمر کے ناخواندہ احمدیوں کی تعلیم کا انتظام

ضروری ہے کہ بڑی عمر کے ناخواندہ احمدیوں کی تعلیم کا بھی بندوبست کیا جائے خواہ نائٹ سکول قائم کر کے یا کسی دوسرے طریق پر جو مقامی حالات کے مناسب ہو۔ بعض صحابہ نے کافی عمر میں دین کی تعلیم حاصل کی۔ اور لوگوں کے لئے مفید وجود بنے۔ اس ضمن میں سب سے زیادہ ضروری یہ ہے۔ کہ حتی الوسع تمام احمدی دوست قرآن شریف ناظرہ پڑھ سکیں۔ اسی طرح ضروری ہے کہ سب دوست نماز کا ترجمہ سیکھ جائیں۔ کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ ہر احمدی دوست اتنی تعلیم حاصل کرے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اور اخبارات سلسلہ کو پڑھ سکے۔ تعلیم کا ادنےٰ ترین مرتبہ یہ ہے کہ ہر احمدی کو قرآن شریف ناظرہ اور نماز اور اس کا ترجمہ اور کلمہ اور اس کا ترجمہ اور موٹے موٹے دینی مسائل اور اردو کا پڑھنا اور لکھنا آتا ہو۔ پس اس دائرہ میں ہر مقامی جماعت کا کام اس معیار سے ناپا جائے گا۔

ناظر تعلیم وتربیت

مرزا مبارک احمد سلمہ اللہ کے لئے دعا

جیسا کہ احباب کو الفضل کے مطالعہ سے معلوم ہو چکا ہے۔ عزیزم مرزا مبارک احمد سلمہ اللہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پڑپوتا ہے۔ بخار دائم کی وجہ سے بیمار ہے۔ اور بھوالی ضلع نینی تال کے سینی ٹوریم میں داخل ہے۔ اب عزیز مذکور کا بخار پہلے سے بڑھ گیا ہے۔ اور وہ وہاں سخت گھبرا گیا ہے۔ جس پر مشورہ کے بعد قرار پایا۔ کہ عزیز مذکور کو وہاں سے لاکر امرتسر میں رکھا جائے۔ کیونکہ اس کے معالج جناب ڈاکٹر شجاعت علی صاحب سول ہاسپٹل امرتسر ہیں۔ اس مشورہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے میں بھوالی جا رہا ہوں۔ تاکہ عزیز مذکور کو واپس امرتسر لے آؤں۔ احباب سے درخواست ہے کہ جب وہ یہ سطور ملاحظہ فرمائیں۔ تو دردِ دل سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ میرے اس سفر کو بابرکت فرمائے۔ اور خیر وعافیت سے ہم واپس آئیں۔ اور وہ قادر مطلق بادشاہ عزیز موصوف کو صحت کلی عطا فرمائے۔ ہم سب عزیز کی تشویش انگیز بیماری کی وجہ سے سخت متفکر ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم پر رحم فرمائے۔ اور ہمیں ہمارے گناہوں کی شامت سے محفوظ رکھے۔ آمین

سید محمد اسحٰق

بورڈنگ تحریک جدید میں بچوں کو داخل کرائیں

میں اس سے پہلے ایک اعلان احمدی احباب کی خدمت میں بذریعہ الفضل بھیج چکا ہوں کہ اپنے بچوں کو دوسرے سکولوں کی بجائے قادیان بھیجکر تعلیم دلائیں۔ بورڈنگ تحریک جدید میں کافی تعداد ٹیوٹران کی ہے۔ جو نگرانی اور تعلیم میں امداد کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی ہمارے سکول کے اساتذہ بورڈنگ میں بچوں کی تعلیم میں مدد دیتے ہیں۔ باقی برکات قادیان کے قیام کی ہر احمدی کے علم میں ہیں۔ وقت سالانہ امتحان کا قریب آرہا ہے۔ اس لئے احباب اس معاملہ میں عجلت سے کام لیں۔

ناظم تربیت تحریک جدید

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تکالیف ومصائب کیوں آتی ہیں؟

"بہت سے لوگ اس امر سے غافل ہیں۔ کہ انسان پر جو بلائیں آتی ہیں۔ وہ بلاوجہ یونہی آجاتی ہیں۔ یا ان کے نزول کو انسان کے اعمال سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایسا خیال بالکل غلط ہے یہ خوب یاد رکھو کہ ہر بلا جو اس زندگی میں آتی ہے۔ یا جو مرنے کے بعد آئے گی۔ جس کا ہمیں یقین ہے۔ اس کی اصل جڑ گناہ ہی ہے۔ کیونکہ گناہ کی حالت میں انسان اپنے آپ کو ان انوار اور فیوض سے جو خدا تعالےٰ کی طرف سے آتے ہیں پرے ہٹا دیتا ہے۔ اور اس اصل مرکز سے جو حقیقی راحت کا مرکز ہے ہٹ جاتا ہے اس لئے تکلیف کا آنا اس حالت میں اس پر ضروری ہے۔ یہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ انبیاء اور راستبازوں پر بھی بعض اوقات بلائیں آجاتی ہیں۔ اور مصائب اور شدائد میں ڈالے جاتے ہیں لیکن یہ گمان کرنا کہ وہ مصائب اور بلائیں کسی گناہ کی وجہ سے آتی ہیں خطرناک غلطی اور گناہ ہے۔ ان بلاؤں میں جو خدا کے راستبازوں اور پیارے بندوں پر آتی ہیں۔ اور ان بلاؤں میں جو خدا تعالےٰ کے نافرمانوں اور خطاکاروں پر آتی ہیں۔ زمین آسمان کا فرق ہے۔ اس لئے کہ ان کے اسباب بھی مختلف ہیں۔ نبیوں اور راستبازوں پر جو بلائیں آتی ہیں۔ ان میں ان کو ایک صبر جمیل دیا جاتا ہے۔ جس سے وہ بلا اور مصیبت ان کے لئے مدرک الحلاوت ہو جاتی ہے۔ وہ اس سے لذت اٹھاتے ہیں۔ اور روحانی ترقیوں کے لئے ایک ذریعہ ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ ان کے درجات کی ترقی کے لئے ایسی بلاؤں کا آنا ضروری ہے۔ جو ترقیات کے لئے زینہ کا کام دیتی ہیں۔ جو شخص ان بلاؤں میں نہیں پڑتا۔ اور ان مصیبتوں کو نہیں اٹھاتا۔ وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتا۔"

(الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۴ء)

رپورٹ سہ ماہی مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے تیسری سہ ماہی کا ٹرپ ۲ ماہ نبوت کو دریائے راوی کے کنارے بارہ دری میں منایا۔ خوش قسمتی سے خانصاحب فرزند علی صاحب ناظر بیت المال اور مہتمم صاحب مال مجلس مرکزیہ نے ہماری درخواست پر ٹرپ میں شمولیت فرمائی۔ جماعت کے عہدیداران ملک خدا بخش صاحب جنرل سیکرٹری۔ میاں عبدالکریم صاحب سیکرٹری مال اور چودھری عبدالرحیم صاحب بی۔ اے ٹو امیر صاحب بھی شامل ہوئے۔

خدمت خلق کے موضوع پر تقریری مقابلہ کیا گیا۔ جس میں سید سلطان محمود صاحب حلقہ دہلی دروازہ اول اور ملک احسان اللہ صاحب حلقہ چابک سواراں دوئم رہے۔ علاوہ ازیں اکیس کھیلوں کا انتظام کیا گیا۔ جس میں سونگھنا۔ چکھنا۔ آواز سننا۔ بینائی کا مقابلہ۔ ہاتھ سے چھو کر اشیاء کا نام بتانا۔ جیسی کھیلیں بھی شامل تھیں۔ کھیلیں ½ ۱۱ بجے صبح شروع کی گئیں۔ اور صرف آٹھ کھیلیں کھیلی جا سکیں۔ کہ چار بج گئے۔ حواس خمسہ سے متعلق کھیلوں کا مقابلہ اور تخیل کے نشانہ کا مقابلہ انشاء اللہ عنقریب کرایا جائے گا۔ کھیلوں کے بعد خانصاحب فرزند علی صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔

تیسری سہ ماہی کے کام میں حلقہ ہائے مجلس خدام الاحمدیہ لاہور میں سے حلقہ سول لائن اول رہا۔ اس حلقہ کو سہ ماہی انعامی جھنڈا دیا گیا۔ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ لاہور میں سے بہترین رکن میاں فضل الرحمٰن صاحب حلقہ سول لائن کو انعام دیا گیا۔ سہو اور غلط فہمی کی وجہ سے دی ہوئی سزا کو بخوشی قبول کرتے ہوئے احترام نظام کا نمونہ پیش کرنے والے رکن میاں عبدالحمید صاحب حلقہ دہلی دروازہ کو بھی انعام دیا گیا۔ کھیلوں میں اول رہنے والے حلقہ احمدیہ ہوسٹل کو کپڑے کا ایک خوبصورت سہ ماہی انعامی بیج دیا گیا۔ جسے زعیم حلقہ مجلس یا مجلس مقامی کے ہر اجلاس یا اجتماع میں لگا کر آیا کرے گا۔ ان انعامات کے علاوہ کبڈی لمبی اور اونچی چھلانگ۔ گولہ اندازی۔ نیزہ پھینکنا۔ دوڑ۔ رسہ کشی۔ اور کلائی پکڑنا وغیرہ کھیلوں میں

نبوّتِ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے متعلق

جنابِ مولوی محمد علی صاحب کا تازہ بیان

جماعت احمدیہ اور غیر مبایعین میں اصل اختلافی مسئلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوّت کا مسئلہ ہے۔ غیر مبایع بھائی ۱۹۱۴ء تک حضرت اقدس کو نبی و رسُول کہتے اور مانتے رہے۔ مگر اب حضُور کی نبوّت کا انکار کرتے ہیں۔ اور آپ کو نبی ماننے والوں کو بُرا بھلا کہتے ہیں۔ جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے تازہ خطبہ میں فرمایا ہے:۔

"رہ گیا نبوّت کا مسئلہ۔ بے شک اگر نبوّت کا دروازہ بند نہ ہوتا۔ تو جو کام مرزا غلام احمد نے کیا ہے کوئی ہرج نہ تھا۔ اگر آپ کو نبی کہا جاتا۔ مگر نبوّت کا دروازہ بند ہے۔ اس وجہ سے آپ منصب نبوت پر فائز نہیں۔" (پیغام صلح ۲۱ اکتوبر ۱۹۴۱ء)

اس اعلان میں مولوی صاحب نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وُہی کام کیا ہے جو نبیوں کا کام ہوتا ہے۔ اور جس کی وجہ سے پہلے نبی نبی کہلاتے رہے ہیں ظاہر ہے۔ کہ جب تک ایک شخص میں نبیوں کے کمالات موجود نہ ہوں۔ وُہ نبیوں کا کام سر انجام نہیں دے سکتا۔ اس لئے مندرجہ بالا اقتباس کی روشنی میں ماننا پڑتا ہے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کمالاتِ نبوت سے متصف تھے۔ اور آپ نے وُہ کام کیا۔ جو آپ کو لفظ نبی کا مستحق ثابت کرتا ہے۔ چنانچہ اسی بناء پر اللہ تعالیٰ نے اپنے الہامات اور وحی میں حضور کو نبی اور رسُول کے خطاب سے مخاطب فرمایا۔ حضور علیہ السلام خود تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اُسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پُکارا ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام منصب نبوّت پر فائز ہیں

جناب مولوی محمد علی صاحب نے فرمایا ہے۔ چونکہ "نبوت کا دروازہ بند ہے" اس لئے مجبوری ہے۔ کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ کو ان کے صفات اور کاموں کے باوجود نبی نہیں کہہ سکتے۔ اور نہ آپ "منصب نبوت" پر فائز ہیں۔ مگر اس مزعومہ مشکل کا حل بالکل سہل اور آسان ہے۔ یہ کہنا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام "منصب نبوت" پر فائز نہیں۔ آپ کی تحریرات کے صریح خلاف ہے۔ اس بارے میں صرف دو عبارتیں پیش کی جاتی ہیں:۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے الہامات کے ترجمہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔ "اے معترض! کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک بات پر قادر ہے۔ جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے۔ اپنی روح ڈالتا ہے۔ یعنی منصب نبوّت اس کو بخشتا ہے۔ اور یہ تو تمام برکت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔ پس بہت برکتوں والا ہے جس نے اس بندہ کو تعلیم دی۔ اور بہت برکتوں والا جس نے تعلیم پائی۔ خدا نے وقت کی ضرورت محسوس کی۔ اور اس کے محسوس کرنے اور نبوت کی مُہر نے جس میں لبشدّت قوت کا فیضان ہے۔ بڑا کام کیا۔ یعنے تیرے مبعُوث ہونے کے دو باعث ہیں:۔ (۱) خدا کا ضرورت کو محسوس کرنا (۲) اور آنحضرتؐ کی مُہر نبوت کا فیضان۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۵-۹۶)

(۲) دوسری جگہ حضور تحریر فرماتے ہیں:۔ "خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افاضۂ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہونچایا۔" (حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۱۵۰)

ان دونوں حوالوں سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو "نبوت کا مقام" بھی حاصل ہے۔ اور آپ "منصب نبوت" پر بھی فائز ہیں:۔

کس نبوّت کا دروازہ بند ہے؟

باقی رہا یہ کہنا کہ نبوت کا دروازہ بند ہے۔ اس لئے بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو ان کے نبیوں والے کاموں کے باوجود نبی کہنے میں ہرج ہے۔ اس میں افسوسناک غلط فہمی کا اظہار کیا گیا ہے۔ اس لئے پہلے یہ حل ہو جانا چاہیئے۔ کہ کس نبوت کا دروازہ بند ہے۔ اور یہ یقینی بات ہے۔ کہ جس نبوت کا دروازہ بند ہے۔ وُہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاصل نہ تھی۔ اور نہ ہی آپ نے اس کا دعوےٰ فرمایا۔ اور نہ ہی جماعت احمدیہ اس نبوت کو آپ کی طرف منسُوب کرتی ہے۔ اس ضمن میں حسب ذیل حوالہ جات فیصلہ کُن ہیں:۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔ "اب بجز محمدیؐ نبوّت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو۔" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

(۲) غیر مبایع مبلغ مولوی عمر الدین صاحب لکھتے ہیں:۔ "آپ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بعد کوئی نبی نہ ہونے کے یہ معنے ہُوئے۔ کہ کوئی ایسا رسُول نہیں ہے۔ جو صاحب شریعت جدیدہ ہو۔ یا نبوت تشریعی کا مدعی ہو۔" (پیغام صلح ۱۶ ستمبر ۱۹۱۳ء)

(۳) جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے تحریر کرتے ہیں:۔ "یہ سلسلہ سچے معنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے۔ اور یہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ کوئی نبی خواہ وُہ پُرانا نبی ہو یا نیا۔ آپ کے بعد ایسا نہیں آسکتا۔ جس کو نبوت بدوں آپ کے واسطہ کے مل سکتی ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خدا تعالیٰ نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند کر دیئے۔ مگر آپ کے متبعین کامل کے لئے جو آپ کے رنگ میں رنگین ہو کر آپ کے اخلاقِ کاملہ سے ہی نور حاصل کرتے ہیں۔ ان کے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہُوا۔" (رسالہ ریویو آف ریلیجنز اُردو مئی ۱۹۰۶ء)

یہ تینوں بیانات ناطق ہیں۔ کہ صرف شریعت والی نبوت کا دروازہ بند ہے۔ غیر تشریعی نبوت کا دروازہ ہرگز بند نہیں ہُوا۔ اسی دروازہ کے بند نہ ہونے کا مولوی محمد علی صاحب ریویو کے اوپر والے حوالہ میں اقرار فرماتے ہیں۔ پس اب بات صاف ہے۔ کہ چونکہ شریعت والی نبوت کا دروازہ بند ہے۔ اس لئے حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام شریعت لانے والے نبی نہیں۔ مگر چونکہ غیر تشریعی نبوت کا دروازہ بند نہیں ہُوا۔ اس لئے آپ غیر تشریعی نبی ہیں۔ یقیناً اب مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی کہنے میں کوئی ہرج نہ دیکھیں گے۔

مسیح موعُود کو نبی نہ کہنے میں ہرج ہے

جناب مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک مسیح موعود کو نبی کہنے میں ہرج ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک مسیح موعود کا نبی ہونا ضروری ہے۔ اور اس کو نبی نہ کہنے سے نبوت کاملہ محمدیہ کی ہتک لازم آتی ہے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"دونوں سلسلوں کا تقابل پورا کرنے کے لئے یہ ضروری تھا۔ کہ موسوی مسیح کے مقابل پر محمدی مسیح بھی شانِ نبوت کے ساتھ آوے۔ تا اس نبوت عالیہ کی کسرِ شان نہ ہو۔" (نزول المسیح حاشیہ صفحہ ۲)

کیا جناب مولوی صاحب اور ان کے ساتھی اس واضح ترین عبارت پر بھی غور فرمائیں گے؟

مولوی محمد علی صاحب کا حلفیہ بیان

جماعت احمدیہ آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے متعلق وہی عقیدہ رکھتی ہے جس کا اظہار مولوی محمد علی صاحب ۱۶ جون ۱۹۰۲ء کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں حلفاً کر چکے ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ "مرزا صاحب دعویٰ نبوت کا اپنی تصانیف میں کرتے ہیں۔ یہ دعویٰ نبوت اس قسم کا ہے۔ کہ مَیں نبی ہُوں۔ لیکن کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔ ایسے مدعی کا مکذب قرآن شریف کی رو سے

مسلمانان یوغوسلاویہ کے حالات

موجودہ زمانہ کی عالمگیر جنگ نے دنیا کے مختلف ممالک کا ایک دوسرے سے تعارف کرا دیا ہے۔ اور بعض ایسے ممالک کو بھی یہ جنگ سٹیج پر لے آئی ہے۔ جو پہلے ایک حد تک گم نام تھے۔ مثلاً بلقان سٹیٹس کا نام تو لوگ جانتے تھے۔ مگر ان کے تفصیلی حالات سے واقف نہ تھے۔ لیکن اب ایک حد تک لوگ جاننے لگ گئے ہیں

یوغوسلاویہ بلقان سٹیٹس میں سے ایک خاصی بڑی منظم سٹیٹ ہے۔ جس کا دارالحکومت "بلگریڈ" ہے۔ مجھے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت یہاں ڈیڑھ سال رہنے کا موقعہ ملا۔ اس ملک کی تمام آبادی ۱۴ ملین ہے۔ جس میں تین ملین مسلمان۔ چار ملین کے قریب کیتھولک اور باقی پروٹسٹنٹ ہیں۔ اگرچہ یہ ملک حال ہی میں ترقی کرنے لگا ہے۔ لیکن اس کی ترقی کی رفتار بہت تیز ہے۔ بوجہ اشیاء کی فراوانی کے دیگر یورپین علاقوں سے بہت سستا ہے۔ سوائے مسلمانوں کے باقی اقوام خاصی خوشحال ہیں۔ مسلمانوں کے انحطاط کی وجہ حکومت کی عدم توجہ ہے جس کا باعث پرانا تعصب ہے قبل ازیں یہاں "ترک" حکومت کرتے تھے۔ جو کہ جہاد کے مسئلہ کو غلط طریق پر استعمال کرنے کی وجہ سے بدنام ہو گئے۔ اور یہ بدنامی اب تک غیر مسلموں کے دلوں میں جاگزین ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں کے غیر مسلم باشندے غیر مسلموں کو بنظر استحسان نہیں دیکھتے۔ چنانچہ مجھے اسی وجہ سے یہاں پر خاصی مصیبت کا سامنا ہوا۔ لوگ اسلام کا نام سنکر ہی مونہہ بنانے لگ جاتے ہیں۔ خود مسلمان کہلانے والے بھی سوائے علماء و ملانوں کے اسلام سے روز بروز عملی لحاظ سے دور ہوتے جاتے ہیں۔ غرض اس ملک نے مذہبی لحاظ سے تو کوئی ترقی نہیں کی۔ بلکہ تنزل کر رہا ہے مگر دنیاوی لحاظ سے کسی قدر ترقی پر ہے۔ اور مسلمان معتوب ہیں۔ بعض مقامات پر بحیثیت مسلمانوں سے نہائت ہی برا سلوک روا رکھا گیا۔ ان کی زمینیں چھین کر دوسرے عیسائی زمینداروں کو دے دی گئیں۔ اور مسلمانوں سے کہا گیا۔ کہ حکومت میں دعوےٰ دائر کرو۔ اور اپنا حق ثابت کر کے زمین واپس لے لو۔ جس پر یہ لوگ بصد مجبوری اپنا اندوختہ صرف کرنے پر مستعد ہو گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان کی مالی حالت جو قدرے اچھی تھی اور بھی گر گئی۔

اب مسلمانوں نے اپنا پیٹ پالنے کے لئے مختلف پیشے اختیار کر رکھے ہیں۔ کیونکہ حکومت کی طرف سے روزی پیدا کرنے کے تمام دروازے یا تو ان پر بالکل بند کر دیئے گئے ہیں۔ یا اتنے مشکل ہیں۔ کہ وہاں تک پہونچ نہیں سکتے۔ ہاں دو مسلمان وزیر محض اس لئے رکھے ہوئے ہیں۔ کہ عوام پر کنٹرول کر سکیں۔ اور ان کو شور و شغب سے روکے رکھیں۔ مسلمان عام طور پر بوٹ پالش کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اس کے بعد لکڑی پھاڑنے والے۔ سڑکیں صاف کرنے والے مزدور قلی اور دیگر اسی طرح کے حقیر کام انہوں نے سنبھال رکھے ہیں۔ اور ایسے کاموں سے ان کو خاصی آمدنی ہوتی ہے۔ کوئی آدمی بے کار نظر نہیں آتا۔ صبح سے شام تک قریباً آٹھ دس آنے کما لیتے ہیں کبھی اس سے بھی زیادہ بعض سمجھدار اس کمائی سے دوسرے راستے اختیار کر کے اپنی روزی کے اور سامان پیدا کر لیتے ہیں۔ مگر اکثر اسی پر قانع رہتے ہیں۔ افسوس اس قدر مشکل سے کمائے ہوئے پیسے اکثر لوگ شام کو شراب نوشی اور سنیما وغیرہ دیکھنے اور دیگر لہو و لعب پر خرچ کر دیتے ہیں۔ ہاں جو لوگ کسب حلال کو جائز طریق پر صرف کرتے ہیں۔ وہ فائدہ بھی اٹھاتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں میں سے بلگریڈ میں ایک بہت بڑا مالدار مسلمان ہے جس سے میں خود جا کر ملا ہوں۔ اس نے میری بہت آؤ بھگت کی۔ اس کے متعلق سنا ہے۔ کہ اس کا والد جو کہ ابھی زندہ تھا۔ ایک معمولی حیثیت کا شخص تھا۔ بازاروں میں کپڑے دھونے کا صابون فروخت کیا کرتا تھا۔ جب کچھ سرمایہ ہو گیا تو اس نے شربت وغیرہ کی دوکان نکال لی۔ اسی طرح آہستہ آہستہ ترقی کرتا گیا۔ اب بھی اس کی وہی شربت کی دوکان ہے۔ مگر نہائت شاندار یورپین طریق سے وسیع پیمانے پر اور شہر کے دوسرے حصوں میں بھی اسکی دوکانیں ہیں۔ کافی جائداد پیدا کی ہوئی ہے حکومت میں بھی خاصی عزت ہے۔ اب اس کا لڑکا اسمبلی میں نمائندہ ہے۔ عرب وغیرہ کے تمام سیاح اس کے مہمان ہوتے ہیں علماء کی بہت قدر کرتا ہے۔ غربا نواز ہے تمام قسم کے حلویات مشروبات خود نہائت احتیاط سے تیار کراتا ہے۔ خاص و عام امیر و غریب سب میں خاصی شہرت رکھتا ہے۔

محمد دین مجاہد بلقان

(در سلسلہ شعبہ تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ)

افریقہ کے مختلف علاقوں میں تبلیغ احمدیت

مولوی مبارک احمد صاحب مبلغ افریقہ لکھتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں سواحیلی زبان میں کشتی نوح کا ترجمہ مکمل ہو چکا۔ اور اسے ٹائپ کر کے نظر ثانی کی گئی۔ ٹبورا اور زنجبار کا دورہ کیا۔ ۳۰ لیکچر دیئے۔ چار سو کے قریب لٹریچر تقسیم کیا۔ ہز ہائی نس سلطان آف زنجبار سے تیسری بار ملاقات کر کے ان کو تبلیغ احمدیت کی۔ جسے انہوں نے بڑی خوشی اور شوق سے سنا۔ اور کہا کہ میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ آپ جو کچھ کہتے ہیں درست ہے ایک زمانہ آئے گا۔ کہ ہم سب ایک ہو جائینگے۔ اور فرمایا کہ اس پیغام کو میں دوسروں تک بھی پہونچاؤں گا۔ ہز ہائی نس کی بیگم صاحبہ کو بھی لٹریچر دیا گیا۔ ایک افریقن عورت بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئی۔

مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم مبلغ لیگوس لکھتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں روزانہ قرآن کریم اور حدیث کا درس دیا جاتا رہا۔ تراویح میں ایک پارہ قرآن کریم سنایا گیا۔ ایک ٹریکٹ "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودہ جنگ کے متعلق پیشگوئیاں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے الہامات" ایک ہزار کی تعداد میں شائع کیا۔ جلسہ سیرۃ النبی اور یوم التبلیغ میں سب احباب جماعت نے حصہ لیا۔ ۲۳ افراد بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے اللھم زد فزد (ناظم نشر و اشاعت)

مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

اخبار "الفضل" میں متعدد بار اعلان ہو چکا ہے۔ کہ "مسئلہ کفر و اسلام" کی حقیقت" کا امتحان انشاء اللہ تعالےٰ ۱۶ نبوت ۱۳۲۰ہش (نومبر ۱۹۴۱ء) کو ہوگا امتحان قریب آ رہا ہے لیکن کئی ایک مستعد مجالس نے ابھی تک امیدواران کی فہرستیں نہیں بھیجیں۔ اور بھیجنے والی مجالس نے بھی پوری دلچسپی کا مظاہرہ نہیں کیا؎

مومن کا قدم ہمیشہ ترقی کی طرف اٹھنا چاہیئے۔ خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض تو احیاء اسلام ہے۔ خدام الاحمدیہ نے نئی دنیا اور نئے آسمان کو استوار کرنا ہے۔ اگر ابھی سے ان کے قدم ڈگمگا گئے۔ تو اس مہتم بالشان مقصد کو وہ کس طرح حاصل کر سکینگے پس تمام مجالس کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ فوراً سنبھلیں۔ اور زیادہ سے زیادہ بیداری اور اخلاص کا ثبوت دیتے ہوئے خود بھی امتحان میں شریک ہوں۔ اور دوسرے احباب میں بھی تحریک کر کے انہیں آمادہ کریں؎

وقت تھوڑا ہے اس لئے قائدین کرام اس اعلان کو پڑھتے ہی فہرستوں کی تکمیل اور تیاری میں مصروف ہو جائیں۔ اور جلد از جلد انہیں مرتب کر کے ارسال فرمائیں۔ خدا تعالےٰ ہمیں اپنی ذمہ داری کو سمجھنے اور ان کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللھم آمین

خاکسار۔ عبد اللطیف مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

ہندوؤں کی مشہور کتاب "رامائن" کے قصہ کا خلاصہ

ہندو دوست رامائن کو اپنی مایۂ ناز تاریخی کتاب یقین کرتے ہیں۔ نیز اس کے ادبی محاسن بیان میں روانی اور پلاٹ کی بہت تعریف کی جاتی ہے۔ یہ کتاب بالمیک جی کی تصنیف قرار دی جاتی ہے۔ لیکن یورپین محققین کے نزدیک راجہ رام چندر جی اور بالمیک جی ہمعصر نہیں تھے۔ اور اس لحاظ سے رامائن کی تاریخی حیثیت بہت کچھ کمزور ہو جاتی ہے۔ اس وقت اس کتاب کی اصل کہانی کے متعلق کچھ بیان کیا جاتا ہے۔ جو اس مشہور کتاب میں درج کی گئی ہے۔ یہ کہانی بیحد دلچسپ ہے۔ اور ہندوؤں کے مذہبی خیال اور تاریخی مذاق کو نہایت صفائی سے ظاہر کرتی ہے۔ اس کے علاوہ اپنی ہمسایہ قوم کی اس قدر اہم کتاب کے متعلق واقفیت رکھنا بھی مفید ہو سکتا ہے۔ خصوصاً ایک تبلیغی جماعت کے لئے یہ امور اس کہانی کے بیان کی موزونیت کی وجوہ ہیں۔

رامائن میں اجودھیا یا اودھ کے سورج بنسی خاندان کی لڑائیوں کا حال درج ہے یہ سات ابواب پر مشتمل ہے۔ ابتداء میں راجہ دسرتھ فرمانروائے اجودھیا کے بڑے فرزند یعنی رام چندر جی کی عجیب و غریب پیدائش اور عہد طفلی کے حالات درج کئے گئے ہیں۔ یہ سب حالات اور ان کے بعد راجہ رامچندر جی کی اپنی اہلیہ سیتا اور بھائی لچھمن کی معیت میں چودہ سال کیلئے جلا وطنی کے واقعات عام طور پر چونکہ مشہور ہیں اس لئے ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

لکھا ہے۔ راجہ رامچندر جی جلاوطنی کے احکام پاکر الہ آباد پہنچے۔ جہاں سے دریا کو عبور کر کے بندھیل کھنڈ کے جنگلات میں چلے گئے۔ جس جنگل میں آپ اقامت گزیں ہوئے وہاں لنکا کے راجہ راون کی بہن سروپ نکھا جو ایک دیوی تھی۔ اور جس کے قدو قامت کا اندازہ لگانے کے لئے یہ پیمانہ پیش کیا گیا ہے۔ کہ اس کے ناخن چھاج کے برابر بڑے بڑے تھے۔ آنکلی۔ اور رامچندر جی سے کہا۔ میں سیتا کو ہڑپ کر جاتی ہوں۔ آپ اس کے بعد مجھ سے شادی کر لیں

رامچندر جی کو اس بات پر بہت غصہ آیا۔ اور ان کے بھائی لچھمن نے جوش میں آکر سروپ نکھا کی ناک اور کان کاٹ ڈالے۔ یہ واقعہ اس مقام پر ہوا۔ جسے آجکل ناسک کہا جاتا ہے۔ ناک کو سنسکرت میں ناسک کہا جاتا ہے۔ راجہ راون کا ایک لشکر جس کی تعداد چودہ ہزار بیان کی گئی ہے۔ قریب ہی کہیں پڑا تھا۔ اور راون کے دو بھائی اس کے کمانڈر تھے۔ سروپ نکھا نے ان کے پاس جب اپنی بے عزتی کا ذکر کیا۔ تو اس لشکر نے رامچندر جی پر جن کے ساتھ اس وقت صرف ان کا بھائی اور اہلیہ تھیں۔ حملہ کر دیا۔ سخت لڑائی ہوئی۔ راون کے بھائی مارے گئے۔ اور اس کے لشکر کو شکست فاش ہوئی۔ راجہ راون کو جب ان حالات کا علم ہوا۔ تو وہ بہت بگڑا۔ اور طلسمی رتھ یا اڑن کھٹولے میں سوار ہو کر اپنے راکھشس مصاحب ماریچ نامی سمیت راجہ رام چندر جی کی رہائش گاہ کے قریب آپہنچا۔ لیکن بالمقابل آکر جنگ کرنے کی اُسے جرأت نہ ہوئی۔ اس نے ایک چال چلی۔ اور وہ یہ کہ اس کے کہنے پر ماریچ نے ہرن کی صورت اختیار کر لی۔ جسکا جسم سونے کا تھا۔ یہ ہرن رامچندر جی کی کٹیا کے اردگرد گھومنے لگا۔ سیتا نے جب اُسے دیکھا۔ تو اُسے حاصل کرنے کی خواہش کی اور رامچندر جی اسے شکار کرنے کے لئے اس کے پیچھے چلے مگر وہ ہرن چھپتا چھپاتا اور بچتا بچاتا انہیں دور لے گیا۔ آخر تیر نشانہ پر بیٹھا۔ اور ہرن زخمی ہو کر گرا۔ مگر اس نے فوراً اپنی اصلی صورت اختیار کر لی۔ اور رامچندر جی کی آواز میں چلایا۔ کہ ہائے لچھمن میں مارا گیا۔ یہ آواز سنکر سیتا نے لچھمن سے کہا۔ جا کر دیکھو کیا ہو رہا ہے۔ لچھمن سیتا کو اکیلے چھوڑ کر جانا نہ چاہتے تھے۔ مگر سیتا مصر تھی۔ حتیٰ کہ اس نے یہاں تک کہہ دیا۔ کہ تم چاہتے ہو۔ رام مارے جائیں۔ اور تم مجھے حاصل کر لو۔ مگر یہ کبھی نہ ہوگا۔ اس قسم کے طعنے برداشت نہ کرتے ہوئے لچھمن چل پڑے۔ مگر جاتے ہوئے کٹیا کے اردگرد ایک لکیر کھینچ کر سیتا کو تاکید کر گئے۔ کہ اس سے باہر قدم نہ رکھنا۔ ان کے جانے کے تھوڑی دیر بعد راون فقیر کی صورت میں وہاں آیا۔ اور بھیک مانگی۔ سیتا نے کہا۔ میرا پتی آلے تو بھیک دوں گی۔ مگر فقیر نے کہا۔ کہ ابھی دو۔ نہیں تو میں بد دعا دے کر جاتا ہوں۔ سیتا نے اُسے لکیر کے اندر آکر بھیک لینے کو کہا۔ مگر وہ اڑ گیا۔ کہ باہر آکر دو۔ ورنہ میں جاتا ہوں۔ اور بد دعا دے جاؤنگا سیتا ڈر گئی۔ اور لکیر سے باہر آکر بھیک دینے لگی۔ مگر اس نے قدم باہر رکھا ہی تھا۔ کہ راون نے اُسے سر کے بالوں سے پکڑ کر اپنے اڑن کھٹولے میں ڈال لیا۔ اور لے بھاگا۔ رام اور لچھمن دونو بھائی جب واپس آئے تو سیتا کو نہ پاکر رام بہت غضبناک ہوئے۔ اور کہا۔ اگر سیتا نہ ملی۔ تو میں ہوا کو روک دونگا۔ کسی دیوتا اور راکھشس کو زندہ نہ چھوڑونگا۔ سورج تاریک کر دونگا۔ مگر لچھمن نے کہا بے گناہوں کو سزا دینے کے کوئی معنے نہیں۔ آخر دونوں بھائی سیتا کی تلاش میں نکلے۔ تھوڑی ہی دور گئے تھے۔ کہ گدھوں اور چیلوں کا بادشاہ جٹایو راہ میں زخمی پڑا ملا جس نے بتایا۔ کہ میں نے راون سے سیتا کو چھڑانے کی بہت کوشش کی۔ مگر راون نے میرے دونوں بازو کاٹ دیئے۔ آگے گئے تو ایک راکھشس ملا۔ اس نے کہا۔ کہ بندروں کا ایک معزول راجہ سگریو ہے۔ اس کی مدد سے آپ سیتا کو حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ دونو رشیا مکھ پہاڑ پر پہنچے۔ سگریو سے ملے۔ اس نے کہا میرے بھائی بالی نے میری بیوی اور ریاست مجھ سے چھین رکھی ہے۔ وہ مجھے دلادو۔ تو میں تمہاری مدد کرونگا۔ رام چندر جی نے سگریو کی مدد کی۔ اور اس کے بھائی بالی کو مار دیا سگریو پھر راجہ بن گیا۔

ایک بندر کی بیوی رنجنا اور پون دیوتا کے تعلق سے ہنومان پیدا ہوا تھا۔ جو سگریو کا سپہ سالار تھا۔ یہ ہنومان رامچندر جی کی مدد کے لئے ان کے ساتھ گیا۔ اور ایک ہی جست میں راس کماری سے کود کر لنکا جا پہنچا آخر ادھر ادھر تلاش کے بعد اشوک بن میں سیتا اسے مل گئی۔ ہنومان نے اپنے آپکو رامچندر جی کا معتبر ثابت کرنے کے لئے ان کا پورا حلیہ سیتا کو بتایا۔ اس پر سیتا نے رام چندر جی کے پاس ہنومان کے ذریعہ اپنی نشانی بھجوائی۔ واپس آتے ہوئے ہنومان نے لنکا کے سب سے بڑے مندر کو نذر آتش کر دیا۔ اور چوکیداروں کو مار دیا۔ راون کی فوج مقابلہ پر آئی۔ اسے شکست فاش دی۔ راون کا ایک بیٹا بھی مار دیا۔ مگر راون کے دوسرے بیٹے اندرجیت نے ہنومان کو پکڑ لیا۔ راون نے اس کی دم میں کپڑا باندھ کر آگ لگا دی۔ اور سارے شہر میں پھرا کر چھوڑ دیا۔ ہنومان لنکا سے واپس آیا۔ اور رامچندر جی کو سب احوال سنایا۔ وہ بندروں اور ریچھوں کی فوج لے کر لنکا کو روانہ ہوئے سگریو کے حکم سے بندروں نے پانچ دن میں کئی سو میل لمبا پل سمندر میں بنا دیا۔ اور اس طرح تمام فوج لنکا پہنچ گئی۔ راون کا بھائی ببھیشن بھی راون کو چھوڑ کر رامچندر جی سے آملا۔ آخر لڑائی ہوئی۔ جس میں راون کے بڑے بڑے سپہ سالار مارے گئے۔ وہ خود مقابلہ پر آیا۔ مگر زخمی ہوا۔ اس کا ایک بھائی کنبھ کرن تھا۔ جو چھ ماہ مسلسل سویا کرتا اور چھ ماہ جاگتا۔ ان دنوں وہ کئی میل طویل و عریض غار میں سونے کے پلنگ پر محو خواب تھا۔ کہ راون کے قاصدوں نے جا کر جگایا اور سب حال سنایا۔ وہ بھائی کی مدد کے لئے میدان میں آیا۔ اور ہزاروں بندروں اور ریچھوں کو پکڑ پکڑ کر منہ میں ڈال لیا۔ رامائن میں لکھا ہے کہ کئی بندر اس کی ناک کے سوراخوں میں سے نکل نکل کر بھاگ گئے۔

آخر رامچندر جی کے تیروں نے اسے مار گرایا۔ جب وہ گرا تو سارے سمندر میں اس کا صرف آدھا حصہ آیا۔ باقی نصف خشکی پر رہا۔ اس کی لاش کے نیچے کئی عالیشان عمارتیں دب گئیں۔ سمندر میں کئی بحری جانور ہلاک ہو گئے۔ پھر راون کے بیٹے اندرجیت نے رام اور لچھمن دونوں کو زخمی کر دیا۔ ریچھوں کے بادشاہ نے کہ وہ بھی زخمی پڑا تھا۔ ہنومان کو بتایا۔ کہ ہمالہ کے پار کیلاش پربت پر فلاں بوٹی ہے۔ وہ لاؤ تو تیروں کے زخم اچھے ہو سکتے ہیں ورنہ نہیں۔ ہنومان ایک چھلانگ میں وہاں جا پہنچا رات کا وقت تھا۔ پتہ نہ لگ سکا۔ کہ بوٹی کونسی ہے

اس لئے سارا پہاڑ ہی اٹھا کر لے آیا۔ اس بوٹی کی خوشبو سے دونو صحتیاب ہو گئے۔ اگلے روز راون کے حکم سے ایک مصنوعی سیتا میدان میں لاکر قتل کر دی گئی۔ اس سے رام و لچھمن کو بہت صدمہ ہوا۔ رامائن میں لکھا ہے کہ لچھمن نے رام سے کہا کہ اب دھرم کا ماننا بے سود ہے مگر راون کے بھائی ببھیشن نے ان کو بتایا کہ یہ دھوکا ہے۔ اگلے روز پھر لڑائی ہوئی راون نے لچھمن کو جان سے مار دیا۔ رام نے بھائی کی لاش پر بڑی گریہ و زاری کی۔ اسپر ہنومان پھر کیلاش پربت پر بوٹی کے لئے پہنچا اور اس مرتبہ پھر بوٹی کو شناخت نہ کر سکنے کی وجہ سے سارا پہاڑ ہی اٹھا لایا۔ یہ بوٹی رات رات ہی اثر کر سکتی تھی۔ مگر وہ واپس آرہا تھا تو دیکھا کہ سورج دیوتا سنہری رتھ پر سوار آرہا ہے۔ ہنومان نے اسے کہا کہ ابھی نمودار نہ ہو مگر اس نے کہا۔ میرا کوئی اختیار نہیں۔ ہنومان سورج کو بھی رتھ سمیت اٹھا کر روانہ ہوا۔ جب اجودھیا کے اوپر سے گذرا تو نیچے سے بھرت نے شور سنکر ایسا تاک کر تیر مارا۔ کہ ہنومان سورج اور پہاڑ سمیت نیچے آرہا لیکن جب اسنے بھرت کو سارا حال سنایا۔ تو وہ بہت گھبرایا۔ مگر ہنومان سے کہا کہ پہاڑ اور سورج سمیت میرے تیر پر بیٹھ جاؤ۔ اور پھر تیر کمان میں جوڑ کر جو مارا تو سب لنکا میں آگرے۔ بندروں کے طبیب نے بوٹی تلاش کر کے زخموں پر لگائی اور لچھمن زندہ ہو گئے اس خوشی میں رام چندر جی نے سفارش کی۔ اور ہنومان نے سورج کو چھوڑ دیا۔ اب تک رات ہی تھی۔ سورج کے آزاد ہوتے ہی دن چڑھ گیا۔ اور جنگ دوبارہ شروع ہوگئی۔ آخر راون مارا گیا۔ سیتا رام کے سامنے آئی۔ تو انہوں نے اسکی عصمت پر شبہ کیا مگر وہ اپنی پاکدامنی کا ثبوت دینے کے لئے آگ میں کود پڑی۔ اور دیوتا بھی گواہی دینے کے لئے آسمان سے آئے۔ اسپر رامچندر جی سیتا کو لیکر واپس آئے۔ اور جلاوطنی کی میعاد ختم ہونے پر اجودھیا آکر آرام کی زندگی بسر کرنے لگے۔ اور ایک روز اس نے بتوبن میں بالمیک رشی کی زیارت کی فرمائش کی۔ رامچندر جی نے لچھمن کو حکم دیا کہ اسے بن میں لے جاکر وہاں اسے کہدے کہ رام نے تمہیں علیحدہ کر دیا ہے۔ کیونکہ رامچندر جی نے سنا تھا کہ اجودھیا کے کسی چمار نے اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے رامچندر جی کے اس فعل کی مذمت کی تھی۔ کہ وہ راون کے پاس ایک عرصہ تک رہنے والی سیتا کو اپنے ہاں واپس لے آئے۔ لچھمن جب سیتا کو بن میں چھوڑ کر واپس آگئے۔ تو بالمیک رشی اسے اپنی جھونپڑی میں لے گئے۔ وہاں اس کے بطن سے دو توام لڑکے لو اور کش پیدا ہوئے۔ اور دونو بالمیک جی کے پاس ہی پل کر جوان ہوئے۔ یہی بالمیک جی رامائن لکھ رہے تھے۔ جو انہوں نے ان دونوں بچوں کو یاد کرا دی۔

کچھ عرصہ بعد رام چندر جی نے ایک یگ کیا۔ جس میں لو اور کش بھی شریک ہوئے۔ اور رامائن کے اشعار سنائے۔ باپ نے بیٹوں کو پہچان لیا۔ اور آخر سیتا کو بھی واپس بلا لیا۔ مگر اس نے اجودھیا پہنچتے ہی دعا کی۔ کہ اے دھرتی ماتا۔ میری پاکدامنی ثابت کرنے کے لئے مجھے نگل لے۔ اس پر زمین شق ہوئی۔ ایک تخت نمودار ہوا۔ سیتا اس پر بیٹھ گئی۔ اور وہ زمین میں غائب ہو گیا۔ کچھ عرصہ بعد رام نے ایک وعدہ پورا کرنے کے لئے جو اس نے ملک الموت سے کیا تھا۔ لچھمن سے قطع تعلق کر لیا۔ لچھمن کو بہت صدمہ ہوا۔ اور اس نے دریائے سرجو میں چھلانگ لگا کر خودکشی کر لی۔ چند روز بعد رام چندر جی نے حکومت اپنے بیٹوں کے حوالہ کی اور خود اپنے دوسرے دو بھائیوں یعنی بھرت اور شترگھن کے ساتھ دریا میں غرق ہو کر خودکشی کر لی۔ جب یہ چاروں بھائی فوت ہو گئے تو ان کے مجموعہ سے پورا وشنو جیسا کہ وہ پہلے تھا۔ بن گیا۔ یہ ہے رامائن کے کل قصہ کا خلاصہ۔

تبلیغ بیرون ہند زیر ہدایات تحریک جدید

تحریک جدید کے ماتحت دو قسم کے مبلغ ہیں۔ ایک وہ جو اچھے انگریزی دان ہیں۔ یا بی۔ اے ہیں۔ یا مولوی فاضل ہیں یا عربی کی اچھی استعداد رکھتے ہیں۔ جن کو یہاں عربی اور انگریزی کی کئی کئی سال ٹریننگ دیجاتی ہے۔ اور وہ بیرون ہند تبلیغ کیلئے بھیجے جاتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ ہیں۔ جن کو کچھ امداد کرایہ کی دے دیجاتی ہے۔ اور وہ اپنے گذارہ کا خود انتظام کر کے تبلیغ کرتے ہیں اور باقاعدہ رپورٹیں بھیجتے رہتے ہیں

اول شق کے ماتحت واقفان نے اپنی درخواستیں پیش کیں جن میں سے ذیل کے اصحاب منتخب ہوئے۔ اور وہ ان بیرون ہند ممالک میں بھیجے گئے جو انکے ناموں کے آگے درج ہیں:۔

صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز ۔ جاپان ۔
مولوی عبدالغفور صاحب ناصر ″
سید شاہ محمد صاحب ۔ جاوا
ملک عزیز احمد صاحب ۔ ″
مولوی غلام حسین صاحب ایاز سنگاپور
صوفی عبدالغفور صاحب ۔ ہانگ کانگ
شیخ عبدالواحد صاحب ۔ ″
چوہدری محمد اسحٰق صاحب ″
مولوی محمد شریف صاحب ۔ فلسطین ۔
مولوی محمد صدیق صاحب ۔ سیرالیون ۔
ملک محمد شریف صاحب ۔ سپین و روم
مولوی محمد ابراہیم صاحب ناصر بوڈاپسٹ
مولوی محمد دین صاحب یوگوسلادیہ۔ البانیہ ترکی۔ مصر۔ مکہ معظمہ۔ بیلگریڈ۔
مولوی رمضان علی صاحب ۔ بوناس آئرز

شق دوم۔ اس شق کے ماتحت محمد رفیق صاحب مرحوم کاشغر گئے۔ اور نہایت اچھا کام کیا۔ کاشغر میں شادی کی۔ ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ وہ وہیں فوت ہو گئے ہیں۔ قادیان میں جو احباب کاشغر کے موجود ہیں انکی تبلیغ کی یادگار ہیں۔ درزی کا کام کرتے تھے۔ مولوی عبداللہ خان اختر جنوبی ملایا سٹیٹس طبابت کر کے گذارہ کرتے رہے

مبلغین شق اول کے لئے بھی یہ شرط ہے کہ وہ اپنا گذارہ خود پیدا کریں جب وہ ایسا کرنے لگیں گے تو الاؤنس جو مرکز سے دیا جاتا ہے بند ہو جائیگا۔ مولوی رمضان علی صاحب اور مولوی غلام حسن صاحب ایاز کے گذارے بند کر دیئے گئے تھے مگر حالات نازک ہونے پر تھوڑی تھوڑی امداد پھر دیجانے لگی ہے۔ البتہ ڈاک کا خرچ تمام مبلغین کو دیا جاتا ہے۔ واقفین کی فہرست دفتر تحریک جدید میں بنی ہے جو انتخاب سے رہ جاتے ہیں انکو حکم ہے کہ وہ پھر اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہیں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ محض تبلیغ دین کیلئے دنیا میں قائم کیا گیا اور یہی اس کا اصل کام ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کی غرض تکمیل اشاعت دین ہے۔ ھو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله۔ حضرت مسیح موعودؑ کا الہام ہے مفسرین اسپر متفق ہیں کہ یہ اشاعت کا کام مسیح کی آمد ثانی پر پورا ہوگا۔ باقی جو دفاتر قادیان میں ہیں وہ ذیلی ہیں مثلاً سلسلہ میں داخل ہونے پر تعلیم و تربیت کا نظام ضروری ہے اسی طرح امن و عافیت کے ذرائع کا حصول اور جماعتوں کے باہمی تعلقات و معاملات کی خوشگواری نظام حکومت کے ساتھ تعلقات کی نگرانی وغیرہ پس اصل کام ساری جماعت کا تبلیغ ہے پس ایک مخلص مومن قوم کے افراد کا فرض ہے کہ جن جن شعبہ ہائے تبلیغ کے وہ اہل ہیں اپنے آپکو پیش کریں۔ دنیا کی وجاہتوں کیلئے یورپ کی سرزمین پر

وصایا

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۹۶۴ :- منکہ حسین بی بی زوجہ میاں عمر الدین صاحب عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت قریباً ۱۹۰۴ء ساکن شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ۹/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ مجھے میرے خاوند نے مبلغ یکصد روپیہ حق مہر میں دیئے ہیں۔ جس کے ⅒ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور میرے پاس ۱۳۰ روپے کی مالیت کا زیور ہے اس کے ⅒ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ کل روپیہ ۹۹/۵/۴ میری وصیت کا بنتا ہے۔ جو کہ نقد داخل خزانہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
الامۃ :- حسین بی بی زوجہ مہر عمر دین شہر سیالکوٹ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد :- اللہ دتہ سکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ شہر۔

نمبر ۵۹۶۵ :- منکہ عمر دین ولد منصبداد صاحب قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء سکنہ شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ۹/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ قریباً ایک گھماؤں اراضی ہے۔ جس کے کچھ حصہ میں باغیچہ ہے۔ اور کچھ خالی ہے۔ میں اس کے ⅒ حصہ کی وصیت میں ۲۰۰ روپیہ نقد داخل خزانہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی اور منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے نیز میرے مرنے پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :- مہر عمر دین (نشان انگوٹھا)۔ گواہ شد :- اللہ دتہ سکرٹری انجمن احمدیہ شہر سیالکوٹ۔

نمبر ۵۹۳۸ :- منکہ احمد الدین ولد حاجی محمد صدیق صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ رجون ۱۹۴۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت ایک مکان پختہ رہائشی نمبر ۵ واقعہ ابوالفضل روڈ نئی دہلی قیمتی اندازاً -/۵۰۰۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد -/۱۲۵ روپے ہے۔ (-/۱۲۵) روپے میں پراویڈنٹ فنڈ کی کٹوتی بھی شامل ہے) میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ⅒ حصہ انشاء اللہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اگر میں جائیداد مذکور کا ⅒ حصہ اپنی زندگی میں ادا کر کے صدر انجمن احمدیہ قادیان سے رسید حاصل کر لوں۔ تو یہ رقم اس جائیداد سے جو میرے مرنے کے بعد اگر ثابت ہو۔ منہا کر دی جائے گی۔
العبد :- احمد دین احمدی سٹینو گرافر سپلائی ڈیپارٹمنٹ نئی دہلی۔ گواہ شد :- مرزا عبد اللطیف بی۔ اے وائسرائے ہاؤس نئی دہلی۔ گواہ شد :- شیخ غلام حسین احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ نئی دہلی۔ گواہ شد :- حاجی محمد صدیق وائسرائے ہاؤس نئی دہلی

نمبر ۵۹۶۹ :- منکہ امۃ اللہ بیگم زوجہ مرزا نذیر احمد صاحب قوم افغان یوسف زئی عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ رسالدار پٹ ور شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۹/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد اسوقت کوئی نہیں منقولہ جائیداد ایک سیکنڈ ہینڈ سیونگ مشین قیمتی پچاس روپے ایک جوڑہ کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی -/۴۰ روپے اور دو انگشتریاں وزنی ایک تولہ قیمتی -/۴۰ روپے اور ان کے علاوہ مبلغ یکصد روپیہ مہر بذمہ شوہرم واجب الوصول ہے۔ میں اس تمام جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور وعدہ کرتی ہوں۔ کہ حصہ جائیداد جو از روئے وصیت ہذا میرے ذمہ واجب الادا ہے۔ وہ میں اپنی زندگی میں ہی باقساط داخل خزانہ بیت المال کرا دوں گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کل رقم ادا نہ کر سکوں۔ تو بقیہ رقم میرے ورثاء میری وفات پر میری جائیداد متذکرہ بالا میں سے ادا کرنے کے ذمہ دار ہونگے۔ نیز میری وفات پر میری کوئی اور جائیداد بھی ثابت ہو۔ تو اسکے دسویں حصہ پر بھی صدر انجمن احمدیہ قابض ہونے کی حقدار ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی آمد کچھ نہیں۔ تاہم میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ اگر میری ذاتی آمدنی کوئی ہوئی۔ تو اس کا بھی دسواں حصہ داخل خزانہ بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان کراتی رہونگی۔
الامۃ :- امۃ اللہ بیگم بقلم خود گواہ شد :- نذیر احمد بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد :- عبد المجید انسپکٹر پولیس سی۔ آئی۔ ڈی دہلی شاہدرہ

نمبر ۵۹۰۶ :- منکہ عبد الحمید ولد چوہدری غلام قادر صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۷۶ ر ب ڈاکخانہ چک ۲۷۵ ر ب تحصیل و ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۷/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب حیات ہیں۔ میری موجودہ تنخواہ مبلغ ۳۳ روپے ہے۔ میں اس کا ⅒ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ انشاء اللہ ماہ بماہ تنخواہ کا ⅒ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بھیجتا رہونگا۔ اور رسید حاصل کرتا رہونگا۔ اگر میرے مرنے سے پہلے کوئی غیر منقولہ جائیداد مجھے ملی۔ یا میں نے خود پیدا کی۔ تو اس کے ⅒ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں اس جائیداد غیر منقولہ کا ⅒ حصہ یا کچھ حصہ جتنا بھی داخل خزانہ کر دوں۔ وہ حصہ میرے مرنے کے بعد میری جائیداد سے منہا کیا جائے۔
العبد :- عبد الحمید بقلم خود۔ گواہ شد :- مرحم

وی پی آرہے ہیں

حسب اعلانات سابقہ ہم ان احباب کے نام جن کا چندہ ختم ہے۔ یا ۲۰ نومبر تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ۱۰ نومبر کو وی۔ پی ارسال کر دیں گے۔ جن احباب کا چندہ وصول ہو چکا ہے۔ یا تاریخ مقررہ تک وصول ہو جائیگا۔ ان کے وی۔ پی روک دیئے جائیں گے۔ دوسرے تمام احباب سے مؤدبانہ درخواست ہے۔ کہ وی۔ پی وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ امید ہے کوئی دوست بھی موجودہ نازک دور میں وی۔ پی واپس کر کے نقصان پہنچانیکا موجب نہ ہونگے۔
(منیجر)

"الفضل"

کی

توسیع اشاعت کیلئے

کوشش کرنا

ہر احمدی دوست کا فرض ہے

امید ہے۔ ہر خریدار دوست کم سے کم ایک نیا خریدار مہیا کرنے کی کوشش فرمائیں گے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ماسکو ۶ نومبر۔ ماسکو پر جرمن حملہ کو روسی فوجیں ہر جگہ سختی سے روکے ہوئے ہیں۔ تازہ خبر یہ ہے کہ تولا کے محاذ پر جو ماسکو سے سو میل جنوب کو ہے۔ دشمن نے سخت حملے کئے۔ مگر اسے پیچھے ہٹا دیا گیا۔ جرمن فوجیں دن رات سخت حملے کر رہی ہیں۔ جنہیں سخت نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان حملوں کا سلسلہ بند ہو گیا ہے۔ جرمن فوجوں کو کمک پہونچ رہی ہے۔ روسی موسیو سٹالین کے اس حکم پر سختی سے عمل کر رہے ہیں۔ کہ کوئی سپاہی یا افسر پیچھے نہ ہٹے۔ رات کے وقت دشمن نے ٹینکوں کے ساتھ زبردست حملہ کیا۔ مگر یہ اسے بہت مہنگا پڑا۔ کیونکہ جس سڑک پر اس نے بڑھنا چاہا۔ اس کے نیچے پہلے ہی سرنگیں بچھا دی گئی تھیں۔ مغرب میں بھی ٹینکوں کے بڑے بڑے دستے آ رہے ہیں۔ شمال مغرب میں روسی فوجیں کامیابی کیساتھ جوابی حملے کر رہی ہیں۔ جرمنوں نے کئی بار دریائے والگا کو پار کرنے کی کوشش کی۔ مگر ہر بار ناکام رہے۔ روسی ہوائی جہازوں نے ایک ہی دن میں اسی ٹینک اور ۳۵۰ فوجی لاریاں برباد کر دیں۔ جنوبی یوکرین میں بھی روسی سخت مقابلہ کر رہے ہیں ڈونیزہ کے علاقہ میں روسی سخت جوابی حملے کر رہے ہیں۔ لینن گراڈ پر پھر حملے تیز ہو گئے ہیں۔ جرمن پیدل فوج کے چار پانچ ڈویژنوں نے روسی مورچوں پر حملہ کر دیا۔ اور کسی حد تک ان میں داخل بھی ہو گئے۔ جنگلوں۔ برف سے جمی ہوئی دلدلوں اور جھیلوں۔ میں بھی لڑائی ہوتی رہی۔ روسی جوابی حملے اب زور پکڑ رہے ہیں۔

انقرہ ۵ نومبر۔ جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ کریمیا کامل طور پر فتح کر لیا گیا ہے۔ اور وہاں اب روسی مزاحمت بالکل ختم ہو چکی ہے۔ کریمیا کے ساحل پر آٹھ روسی جہاز غرق کر دیئے گئے۔

کلکتہ ۵ نومبر۔ پولیس کمشنر نے حکم دیا ہے کہ ایک سال تک شہر کے کسی حصہ میں تلوار۔ نیزہ۔ بھالا۔ بندوق۔ غرضکہ کوئی ہتھیار لیکر چلنے کی اجازت نہیں حتیٰ کہ لاٹھی کی بھی ممانعت ہے۔

ٹارنٹو ۵ نومبر۔ کینیڈا کے بحری وزیر نے ایک بیان میں کہا کہ جرمن غوطہ خور کشتیاں نیو فاؤنڈلینڈ کے ساحل کے بہت نزدیک حملے کر رہی ہیں۔ نیو فاؤنڈلینڈ کینیڈا کے پاس ایک برطانی جزیرہ ہے۔ جس پر حال میں امریکہ کو بحری اڈے بنانے کی اجازت دی گئی ہے۔

ڈیٹرائیٹ (ایک امریکن ریاست کا صدر مقام) ۵ نومبر۔ آج برطانی سفیر لارڈ ہیلی فیکس جب آرچ بشپ سے ملنے کے لئے اس کے مکان میں داخل ہو رہے تھے۔ تو ان پر گندے انڈے اور ٹماٹر پھینکے گئے۔ پولیس کے پہنچنے سے قبل ان کو کئی انڈے لگ چکے تھے۔ مظاہرین اس ایسوسی ایشن سے تعلق رکھتے تھے جو اس بات کے خلاف ہے کہ امریکہ جنگ میں حصہ لے۔ چند روز ہوئے۔ انہی لوگوں کی طرف سے اس ہوٹل کے سامنے بھی مظاہرے کئے گئے تھے جسمیں لارڈ موصوف ٹھہرے تھے۔

لنڈن ۵ نومبر۔ یکم ستمبر سے ابتک برطانی جہاز دشمن کے دو لاکھ بتیس ہزار ٹن کے جہاز غرق کر چکے ہیں۔ جو برطانی بیڑے سے بچکر ہند چینی اور دیگر ممالک سے جرمنوں کے لئے سامان جنگ لاتے تھے

روم ۵ نومبر۔ فلسطین کے مفتی اعظم برلین روانہ ہو گئے۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا۔ کہ برطانیہ کی مخالفت کے باوجود ہم اس کاز کے لئے برابر جدوجہد جاری رکھیں گے۔ جس کے لئے ہم نے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی ہیں۔

سنگاپور ۵ نومبر۔ ایک پریس کانفرنس میں جنرل ویول نے کہا کہ روس کی حالت خطرناک ہے۔ اگر جرمنوں نے ہندوستان کی طرف بڑھنے کی کوشش کی تو شمال مغربی سرحد پر ان کا نہایت سخت مقابلہ کیا جائیگا اس سرحد کو خوب مضبوط کر دیا گیا ہے روس اور ہندوستان کے تعلقات خوشگوار ہیں روس کا ایک سٹاف افسر مستقل طور پر ہندوستان میں رہتا ہے۔ روس کو ہندوستان سے سپلائی بھی مسلسل اور کافی مقدار میں پہنچائی جا رہی ہے۔

لاہور ۵ نومبر۔ پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۱۹۴۲ء میں میٹرکولیشن کا امتحان ۱۵ مارچ کو۔ ایف اے ایف۔ سی کا ۱۵ اپریل کو۔ بی۔ او۔ ایل۔ بی۔ اے اور بی۔ ایس۔ سی کا ۱۷ اپریل کو۔ ایم۔ بی بی۔ ایس کا ۱۸ اپریل کو۔ ایم۔ اے ایم۔ ایس سی اور ایم۔ او۔ ایل ۲۱ اپریل کو۔ بی کامرس یکم مئی کو۔ ایل۔ ایل بی ۲ مئی کو اور السنہ مشرقیہ کے امتحانات ۱۲ مئی کو شروع ہوں گے۔

الہ آباد ۵ نومبر۔ مقامی پولیس نے شہر کے مختلف حصوں پر چھاپے مار کر ایک روپیہ کے جعلی نوٹ بنانے والے گروہ کے ۱۱ اشخاص کو گرفتار کیا۔

پشاور ۵ نومبر۔ فرنٹیر ہندو مہاسبھا کے صدر نے ایک بیان میں کہا کہ حکام نے ہمیں کہا تھا۔ کہ سرحدی گورنمنٹ اخراج کی سکیم پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ چنانچہ اسی فیصدی ہندو اور سکھ باہر جانے پر آمادہ ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ صرف عورتوں اور بچوں کو باہر بھیجیں۔ اور نوجوان دشمن کے مقابلہ کے لئے موجود رہیں۔

دہلی ۵ نومبر۔ مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں وزیر رسل و رسائل نے کہا۔ کہ حکومت ہند نے محکمہ تار و ڈاک کے کم تنخواہ پانے والے ملازموں کو اس قدر جنگی الاؤنس دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو کہ صوبائی حکومتوں نے منظور کیا ہے۔ جن ریلوے ملازموں کو اڑھائی تین روپیہ الاؤنس ملتا ہے۔ ان کے لئے پچاس فیصدی اضافہ کی تجویز زیر غور ہے۔ ۱۷ روپیہ تک تنخواہ پانے والوں کے الاؤنس میں بھی پچاس فیصدی اضافہ کیا جائے گا۔

سری نگر ۵ نومبر۔ وزارت کشمیر میں تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ خان بہادر محمد افضل خان ہوم منسٹر ریٹائر ہو رہے ہیں۔ اور موجودہ وزیر ترقیات خان بہادر جعفر علی کو ہوم منسٹر بنایا گیا ہے۔ وزیر ترقیات کا عہدہ سپرنٹنڈنٹ کنزرویٹر محکمہ جنگلات کو کر دیا گیا ہے۔ پنڈت کاک چیف سکرٹری کو مہاراجہ صاحب کا مصاحب بنایا گیا ہے۔

کراچی ۵ نومبر۔ سندھ گورنمنٹ نے ایک اپیل شائع کی ہے۔ کہ جنگ اب نزدیک آ رہی ہے۔ دشمن کے ہوائی جہازوں کا پہلا نشانہ کراچی ہوگا۔ عوام کو آگ بجھانے والے اداروں میں شامل ہونا چاہیئے۔ اور ہنگامی حالات سے دوچار ہونے کے لئے کمربستہ رہنا چاہیئے۔

دہلی ۵ نومبر۔ امریکن اخبار سنڈے نیوز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جو دریدہ دہنی کی گئی تھی۔ اس پر بحث کے لئے آج مرکزی اسمبلی میں مسٹر غزنوی کی طرف سے تحریک التوا پیش کی گئی۔ سکرٹری امور خارجہ کیطرف سے جواباً کہا گیا کہ اس نام کے کئی اخبار امریکہ سے شائع ہوتے ہیں۔ جب تک کوئی اخبار معین نہ کیا جاسکے۔ پروٹسٹ ناممکن ہے۔ ایسے مضامین یقیناً قابل مذمت ہیں اور یہ معاملہ تحقیقات کے لئے سر گرجا شنکر باجپائی کو بھیجا جائیگا۔ اور ان کا جواب آنے پر حکومت ہند ضروری کارروائی کرے گی۔ اسپر تحریک واپس لے لی گئی۔

لنڈن ۵ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اڈیسہ پر قبضہ کرنے تک رومانوی فوج کے ایک لاکھ ۲۲ ہزار سپاہی مارے جا چکے تھے۔ کل ۳۰ لاکھ رومانوی سپاہی جنگ میں شریک ہوئے تھے۔

مدراس ۵ نومبر۔ تحریک خاکساران کے قائد علامہ مشرقی کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ ویلور جیل میں خاکساروں سے حکومت ہند کے سلوک کے خلاف احتجاج کے طور پر ۱۶ اکتوبر سے روزے رکھ رہے ہیں۔ اور بالکل کچھ کھاتے نہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ۲۹ اکتوبر تک ان کا وزن ۲۰ پونڈ کم ہو گیا۔

لنڈن ۵ نومبر۔ فرانس کے ایک سرکردہ وکیل نے لکھا ہے۔ کہ شکست کے بعد فرانس بالکل حواس باختہ ہو گیا تھا اور اسی کیفیت کے ماتحت مارشل پیٹاں کو اقتدار سونپ دیا گیا۔ مگر اصلی فرانس از سر نو آزادی حاصل کرنے کے لئے گذشتہ پندرہ ماہ سے مسلسل تیاریاں کر رہا تھا۔ جواب مکمل ہو چکی ہیں۔

لنڈن ۵ نومبر۔ روسی اخبار ریڈ سٹار نے لکھا ہے کہ سمفروپول کے قریب شدید جنگ ہو رہی ہے اور کریمیا کی سرزمین سپاہیوں کے خون سے لالہ زار بنی ہوئی ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی